

Registered.   L. No. 89

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۷ مئی ۱۹۰۹ء | جلد ۳۷

مفید اور دلچسپ کتابیں اور ٹریکٹ

فوز العظیم پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی کی انگریزی کتاب ٹرنیب دی نیجاتی کا بامحاورہ ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونے کی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا ہے قیمت ۲؍ مجلد ۳؍

ستنیارتھ پرکاش درپن مصنفہ پادری جی ایل ٹھاکر داس۔ اس میں اُن اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے جو آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرستی نے بائبل پر کئے ہیں مسیحی اُستادوں کے لئے بڑی قیمتی کتاب ہے قیمت ۸؍ مجلد عہ

گنجینۂ اسلام (رومن اردو) مصنفہ پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔ دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسیحی واعظوں اور علم الٰہی کے طالبعلموں کے لئے بڑی مفید کتاب ہے قیمت ۸؍ مجلد عہ

موازنۂ مذاہب (رومن اردو) ڈاکٹر ایس ایچ کیلاگ کے لیکچروں کا جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجہ رام چیتا مبر بی۔ اے نے ترجمہ کیا ہے ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہیئے قیمت ۸؍

گیت کی کتابیں

شبدو غزلیں اُردو قیمت ۹ پائی گورمکھی ۶ پائی
" " ناگری ۶ پائی

بیداری کی گیتیں پچاس چنے ہوئے گیت (رومن اُردو) ا؍
رومن اردو گیت کی کتاب معہ راگ . . . ۲؍
" " " بڑے حروف عہ
" " چھوٹے حروف ۵؍

نوٹ۔ زبان سب کی ایک ہی ہے صرف حروف میں فرق ہے دیہاتی کام کیلئے ۔۔۔

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے	ایک مجروح سپاہی۔
مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے	
بندہ گاہ میں داخل ہوا	ارے آپ سب لوگو
خلاصہ تعلیم عیسوی	معجزہ
رسالہ ذنوب محمدیہ	تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو

مسیح پر ایمان لانا کیا ہے

نوٹ۔ اکٹھے لینے والے کو ایک روپیہ میں سو ٹریکٹ دیئے جاوینگے

لیف لٹ

آپ کو مژدہ ہو
خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا کہتا ہے
خدا سے میل | فقط ایمان لاؤ

نوٹ۔ یہ لیف لٹ ۸؍ فی سینکڑہ معہ محصول ڈاک

ایک آنہ ٹریکٹ

بائبل اور سائینس۔ آریا گزٹ کے اعتراضوں کا جواب
مرزا غلام احمد قادیانی اردو۔ وانگریزی
انما اللہ المرزا قادیانی
دین اسلام | یسوع مسیح کون تھا

ملنے کا پتہ

تمام کتابیں پنجاب رلیجس بک سوسائیٹی لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اصلاح! اصلاح!! اصلاح!!!

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے اصلاح کے متعلق چھ ضروری اور مفید کتابیں شائع کی گئی ہیں۔ ان مفید رسالوں کو ہر ایک حب الوطن ہر ایک طالب علم کو ہر ایک مناد کو بلکہ ہر ایک کو جو اردو پڑھ سکتا ہے پڑھنا چاہیے۔

(۱) اصلاح حفظ صحت

اس میں حفظ صحت کے قواعد پر عمل کرنے کے فوائد بیماری سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں حفظان صحت کی ترقی کے لئے کوشش اور ضروری تجاویز وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ایک آنہ ۱ر

(۲) زراعتی اصلاح

اس میں ہندوستان کی زمین اور زمیندار۔ گورنمنٹ کا فرض۔ تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کا فرض۔ ہندوستانی علم نباتات اور فن باغبانی کے علاوہ بابو ایس پی چٹرجی۔ سرجان جینکنز کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۱ر

(۳) صنعت و دستکاری کی ترقی

اس میں تمہید کے بعد صنعت و دستکاری کی ترقی کے متعلق روئی کے کارخانوں۔ صنعت جوٹ۔ بافندگی۔ ریشم کی پیداوار۔ دباغی۔ لوہے کے کارخانوں۔ ساخت شیشہ اور دیگر مصنوعات ہند کی ترقی کے علاوہ مسٹر جے۔ این ٹاٹا۔ حرفت ہند کے اعلیٰ کپتان۔ راجہ رام موہن رائے اور بحری سفر اور مشہور پارسی۔ سر جامسیت جی جی جی بھائی کا احوال بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

(۴) افلاس ہند کے قابل علاج واسباب

تمہید کے بعد ان اسباب کا بیان کیا گیا ہے جو لوگوں کی عادت سے متعلق ہیں۔ مثلاً شادیوں اور غمیوں کے موقعہ پر فضول خرچی۔ مقروض ہونے کی طرف میلان سے کیونکر بچ سکتے ہیں۔ روپیہ کو بلا نفع پڑا رکھنے کے بجائے زیورات میں بند کر رکھنا۔ نامناسب خیرات۔ ناعاقبت اندیشانہ اور لاپروائی کی شادی۔ افیون گانجہ اور شراب قیمت ۱ر

(۵) اصلاح تمدن

اس میں تمدن کے متعلق تمام ضروری اصلاح طلب امور کا ذکر اور ہر ایک امر کے متعلق مشہور ریفارمر کا بیان کیا گیا ہے اور ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے حقیقی اصلاح ہو سکتی ہے۔ قیمت ۵ر

(۶) اصلاح اخلاق

اس میں راست گوئی۔ پولیس۔ پاک دامنی۔ ٹیمپرنس۔ اخلاقی دلیری وغیرہ کا مفصل بیان کر کے اُن کے متعلق اصلاحوں کا ذکر کیا گیا ہے قیمت ۵ر

دلچسپ کہانیاں

رام پال سنگھ	اردو ۳ر	رومن	۴ر
چندر لیلا	"		۲ر
چندر لیلا	مجلد		۲ر
عزت بیتال			۴ر
عزت بیتال	" ۳ر		۵ر
تلاش حق	"		۳ر
تلاش حق	"		۲ر
شریف بیبیاں			۳ر
شریف بیبیاں	"		۲ر
حالات جاپان	" ۳ر		۴ر
دولت لازوال	"		۳ر
	" ۵۰ و		۴ر

متفرق کتابیں

سیر ہند باتصویر	نیا ایڈیشن	۳ر
مسیح کی تعلیم	اردو	۱ر
مسیح کی تعلیم	رومن	۱ر
مسیح کی تعلیم	مجلد	۲ر
ہدایت تیمارداراں		۳ر
کشف الحقائق		۱ر
رسالہ شادی		۱ر
آواگون یا آئندہ زندگی		۳ر
وشنو کے دس اوتار		۲ر
رشیوں کے آبائی وطن		۲ر
ویدک تصنیفات		۱ر

ملنے کا پتہ

تمام کتابیں ریلیجس بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۷ مئی ۱۹۰۹ء

ہمعصر "دی کرسچن پیٹریٹ" اپنے معزز ایڈیٹر مسٹر کے۔ رسٹناراو کی موت کے سبب سے جو گزشتہ ہفتے میں واقع ہوئی ماتمی لباس میں نکلا ہے مرحوم ایک بڑے لائق و فائق فخر قوم مسیحی تھے جو عرصہ دراز سے کرسچن پیٹریٹ کے منیجر اور ایڈیٹر ہے اور اخبار مذکور کو اُن کی ذات سے بڑا فروغ ہوا۔ اور وہ مدراس کرسچن بنیفٹ فنڈ کے آئی سی ایس سوسی ایشن کی خزانچی کے عہدے پر بھی ممتاز تھے اور ویسلین چرچ رایاپیٹاہ میں سٹیورڈ بھی تھے اور ان تمام عہدوں کو انہوں نے بڑی عمدگی سے زینت دی۔ موت کے وقت اُن کی عمر ۶۰ سال کی تھی ان کا انتقال مقام رایاپیٹاہ میں ہوا۔ ان کے پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اُن کی رسم دفن کے وقت انگریزوں اور ہندوستانیوں کا بڑا ہجوم تھا ہماری دعا ہے کہ خدا مرحوم کے عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

انڈیا کرسچن ایڈیوکیٹ ماہ مئی ۱۹۰۹ء کے رسالے میں جو انڈیا کرسچن یونین کا ارگن ہے جون ۱۳ کے سنڈے اسکول کے سبق کے متعلق ایک بڑا عمدہ نوٹ ہے جس کو ناظرین نور افشاں کے لئے ہم ترجمہ کرتے ہیں جو فائدے سے خالی نہ ہوگا سب سے بڑا اصلاح کا کام جو مسیحی مذہب نے کیا ہے عورت کی نسبت ہے دوسرے مذاہب کا سلوک جس کے سبب سے عورتیں بُری حالت میں مبتلا ہیں اس کی فضیلت کو جس میں عورتیں مسیحی مذہب کی رو سے اچھی پوزیشن میں ہیں صاف فرق کرتا ہے۔ ہم کو جن کا وطن ہندوستان ہے۔ عورتوں کی ذلیل حالت کا بیان کرنے کی ضرورت نہیں رکھتے۔ ہندوؤں نے ایک بڑے درجے تک اور محمدیوں نے ایک غایت درجے تک عورتوں کو جہالت اور غلامی کے درجے تک گرایا ہے صرف مسیح ہے کہ جس نے عورت کو خاندان میں ملکہ ٹھہرایا ہے اور یہ صرف مسیحی مذہب میں ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ وہاں نہ مرد ہے اور نہ عورت کیونکہ مسیح میں سب ایک ہیں۔ ہمارے سبق کے بیان میں کئی عورتوں کا بیان ہے جن کا مفصل ذکر بائبل میں پایا جاتا ہے دبورہ کا ذکر ہے جس نے بنی اسرائیل کو فتح دلائی آستر کا ذکر ہے جس نے اپنی جان کو خطرے میں ڈالا تاکہ اپنی قوم کو بچاوے دُرکس کا ذکر جس نے ایک شہر کی محبت کو حاصل کیا لڈیا کا ذکر ہے جس کے دل کو خدا نے کھولا۔ ان تمام اشراف عورتوں کا ذکر بائبل میں پایا جاتا ہے جو ہر زمانے کی عورتوں کے لئے نمونہ ہیں۔ مس فرینسس ولارڈ کا مختصر احوال درج کیا ہے جو ایک بڑی محنتی اور لائق و فائق قابل نمونہ اشراف عورت تھی جس کی تمام امریکہ تعریف کرتی ہے۔

اس میں کچھ کلام نہیں کہ عورتوں کی موجودہ حالت ان لوگوں کے خاندانوں میں جو کہ مسیح کی تعلیم کی پیروی نہیں کرتے ناگفتہ بہ ہے عورت کو نہایت ادنیٰ اور رذیل سمجھا جاتا ہے وہ مثل جانوروں کے کھانے اور پینے اور بال بچے کے جننے کے کام کے سوا اور کسی کام کے لئے نہیں ہے اور بڑے جبر و ظلم عورتوں پر روا رکھے جاتے ہیں اور باوجود علمی روشنی کے پھیلنے کے اب تک ملک کی عورتوں کا حال بہتر نہیں ہوا۔ پر امید ہے کہ اس طرف کچھ تھوڑا خیال ہوا ہے اور اب رفتہ رفتہ عورتیں تعلیم پاکر ترقی کرینگی اور تب اُن کا درجہ آدمیوں کے ساوی ہو جاویگا۔

حب الوطنی کے بارے میں بھی ایک عمدہ نوٹ درج ہے۔ کہ حب الوطنی جس کے معنے وطن کی سچی محبت ہے آدمی کے لئے نہایت ضروری ہے اس کے بغیر کسی ملک کی تواریخ لکھی نہیں جاتی۔ اس کے بغیر لڑائی یا جنگ صرف ایک خونریزی کا فعل ہے۔ تواریخ میں جو کچھ بیان قابل نوشت اور شنید ہے وہ بیان حب الوطنی کا ہے یہ حب الوطنی ہی ہے جو آدمیوں کو اس بات کے لئے آمادہ کرتی ہے کہ وہ اپنا کاروبار اور منافع اور عزت وغیرہ چھوڑ کر بخوشی اپنے ملک کی بہتری کے کام کے لئے جان تک فدا کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور برضامندی ہر ایک تکلیف کو گوارہ کرتے ہیں تمام قوموں کی نسبت ہندوستان اس عمدہ صفت میں پیچھے رہا ہوا ہے اس کا سبب معلوم کرنا کچھ دشوار نہیں ہے کیونکہ ہندوستان بہت سی ذاتوں اور بیشمار قوموں اور بے حد فرقوں کے مجموعے کے آدمیوں کا ملک ہے ہندوؤں کا محمدیوں کیساتھ کوئی محبت کا رشتہ اور تعلق نہیں ہے۔ ایک برہمن شودر کو حقیر جانتا ہے اور یہ دونوں مہتر کو حقیر و ناچیز سمجھتے ہیں ہر ایک شخص کی محبت یا انس اُسی کے فرقے کے آدمی کی طرف رجوع کرتی ہے اور دوسرے کو گویا بالکل الگ کرتی ہے وہ محبت کی حقیقت کو جو سب کی ماتنہ ہو نہیں جانتا۔ لیکن شکر کا مقام ہے کہ چند سال سے اب ہندوستان نے آپ کو جانچنے لگا ہے اور نئی۔ حب الوطنی نے اپنا غلط رخ اختیار کر لیا ہے۔ بائی کاٹ کرنا بم پھینکنا۔ اور بندے ماترم کے نعرے مارنا۔ ان میں اپنی قوت اور طاقت کو خرچ کرنے لگے ہیں جس کو اگر ان سے بہتر کاموں میں لگایا جاتا تو بہتر ہوتا تاہم وہ جوش جیسا ہوا ہو اچھا ہے اگرچہ اس کی منشا میں غلط فہمی ہے وہ بات جس کی ضرورت ہے کہ اس جوش کو اچھے ارادے کی طرف لگایا جاوے وہ چابی بار از دانائی ہے جو حب الوطنی کے جائز فرائض بتا کر ان تک رسائی کا عمدہ اور بے نقصان طریقہ دکھلا سکتی ہے۔ مسیحی کلیسیا کو اس حب الوطنی میں کیسا حصہ لینا چاہئے مسیحی اس کی طرف نہ تو اب تک متوجہ ہوئے ہیں اور نہ اسکا انٹرسٹ ان کو ہے۔ اب اسکولوں میں انڈین ہسٹری اور سوکس سکھلانی شروع ہوئی ہے اور امید ہے کہ اس سے فائدہ ہوگا کیا بہتر نہ ہو کہ ہماری سوسائٹی کے لوگوں کے جگہ جگہ کلب مقرر ہوں جن میں حب الوطنی پرورش ہوں تاکہ اس ملک کے مسیحی نوجوان بخوبی واقف ہوں

کہ وہ ہندوستان جیسے عمدہ اور زرخیز ملک میں رہتے ہوئے خوش رہیں کہ اس ملک کو حقیقی حب الوطنی سکھلا کر مسیح کے قدموں کے پاس لاویں۔

کوریا میں پریسبٹیرین مشن کی نمایاں ترقی کا عجیب حال لکھتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ ۱۲ برس کا عرصہ ہوا کہ جب پادری ڈی۔ اے مافٹ صاحب پینگ یانگ کوریا میں گئے وہاں ایک باشندے لی کی نے صاحب موصوف کی طرف وہاں کے ایک کوچے میں پتھر پھینکے تھے پر گذشتہ سال جبکہ ماہ ستمبر میں کوریا چرچ کے کئی ایک خادمان دین کا آرڈینیشن ہوا تو وہ لی کی ان میں سے ایک تھا۔ اور اب وہی لی کی قیوت پاٹ نامے ایک مقام کا مشنری ہے جس میں ایک لاکھ باشندوں کی آبادی ہے اور فی الحال کوریا کی کلیسیا نے اس کی پرورش کے لئے خاطر خواہ رقم جمع کی ہے اہل کوریا میں ایک اعلیٰ درجے کی مشنری سپرٹ پائی جاتی ہے۔ ہم کو یہ بھی خبر ملی ہے کہ ملک کوریا میں بہت سی سیلف سپورٹ جماعتیں موجود ہیں۔ کاش کہ ہمارے ملک میں بھی یہی روح پیدا ہوتی اور یہاں کے مسیحی بھی اپنی اس خاص ذمہ داری کو سمجھ لیتے۔

کچھ عرصے سے آریہ اخبارات میں شدھ مرہم پال کی شادی کا ذکر ہو رہا ہے اور عجیب عجیب آرٹیکل اس کی نسبت نکل چکے ہیں کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے پر سب میں سے زیادہ ذی خیال لالہ گوکل چند صاحب کا خیال سمجھا جاتا ہے جو تین خیالات انہوں نے پیش کئے ہیں وہ یہ ہیں (۱) کہ چند مسلمانوں کا شدھ کرنا لاکھوں مسلمانوں کا دل دکھانے والا ہے۔ (۲) شدھ شدہ مسلمان لڑکی کی ہندو یا آریہ کنیا سے شادی ہو جانا۔ تمام ہندوؤں کو برانگیختہ کر کے ان کو آریہ سماج میں شریک ہونے سے باز رکھیگا (۳) اس قسم کی شادیاں آریہ سماج کے زوال کا باعث اور وید کے بردہ ہیں۔ ان باتوں پر تبصرہ آریا گزٹ ۲۶ اپریل کے پرچے میں جو کچھ لکھا ہے ان باتوں کا کافی جواب نہیں ہو سکتا۔ ہمارے خیال میں جو کچھ لالہ گوکل چند صاحب نے ظاہر کیا ہے وہ نہایت غور طلب ہے۔ اور ضرور انہوں نے دوراندیشی کر کے اس نتیجے کو دکھلا دیا ہے جو فوراً پیدا ہوگا۔ اور بجائے فائدے کے جو مصر دکھلاتا ہے نقصان پہنچیگا۔ یہ اور اس قسم کی دوسری باتیں ہوتے ہوئے دیکھنے سے ہمارے دل میں خیال آتا ہے کہ اس نئی روشنی نے لوگوں کو جگا تو کچھ دیا ہے مگر وہ رخ جو لوگوں نے جاگ کر اختیار کیا ہے ان کے مفید مطلب نہیں ہوگا۔ بلکہ دراصل ایسا کرنے سے وہ اپنے آبائی اور قدیم مذہب سے جدا ایک اور مذہب نکال لیں گے جو کچھ تو ان کی عقل کے مطابق ہوا اور کچھ زمانے کے ڈھنگ کے مطابق ہوگا یہ وہ ایک نیا ہوگا جو ان کے قدیم مذہب کو بالکل مٹا دیگا۔ یا یوں کہو کہ اس کی جگہ لے کر اسکو چھپا دیگا۔ بہرحال یہ بات تو ظاہر ہے کہ تبدیلی پر تبدیلی ہونے لگی ہے۔ دیکھئے کہ اب یہ مذہب کہاں جا کر ٹھہرتا ہے۔

کلکتہ کی مذہبی پارلیمنٹ کا اجلاس جو ایسٹر کے دنوں میں بڑی دھوم دھام سے ہو چکا ہے اس کی مفصل کیفیت کئی اخبارات میں شائع ہوئی ہے ناظرین نورافشاں کے مطالعہ کے لئے ہم بھی اس کو مختصراً کر کے حسب گنجائش درج اخبار کریں گے۔ اس کی نسبت مختلف خیالات اب معاصرین ظاہر کر رہے ہیں چنانچہ ہمعصر آریہ نیوز ذیل کی عبارت اپنے اخبار میں درج کرتا ہے کہ ان کے نزدیک کوئی مذہب بے مصرف نہیں ہے ایک ہی منزل کی ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں راہیں کشادہ اور جاری چلی آتی ہیں اور ہر ایک رستہ اسی ایک منزل کی طرف رہنمائی کرتا ہے اگر یہی خیال درست ہے تو پھر اتنی بڑی مخالفت اور اختلاف رائے اور ضد اور بحث اور تکرار کرنے کی اور نہایت سعی و کوشش کر کے ایک ایک مذہب کی تحقیق اور تفتیش کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ سب ہی سچے ہیں اور ان پر چلنے والا چاہے ان میں سے کسی کا پیرو ہو منزل مقصود پر پہنچ جاویگا۔ تو پھر ایک کا دوسرے سے مقابلہ کرنا اور ایک دوسرے کا رد و تردید کرنا محض ایک فضول کارروائی ہے کیونکہ سب سچے ہیں اور سب کا مدعا حاصل ہو جائیگا اور سب کا ایک ہی انجام ہوگا ایسا کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ ہر ایک مذہب کا دعویٰ الگ الگ اصولوں اور عقیدوں کو پیش کرتے ہوئے صاف یہ ہے کہ وہ راہ حق پر ہے اور باقی ناحق پر کیونکہ ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ اگرچہ سب کا دعویٰ اچھی اپنی دلیل اور برہان سے سچ ہو سکتا ہے مگر ایک ہم سب سچے سمجھے نہیں جا سکتے بلکہ ان سب میں سے صرف ایک حق پر ہے اور باقی سب شک و شبہ میں اور اس لئے ان کی تحقیق اور تفتیش کی ضرورت ہے یہ سچ ہے کہ سب ایک منزل پر پہونچنا چاہتے ہیں مگر صرف حق اور راست مذہب کے پیرو اصل منزل تک پہونچیں گے اور باقی ادھر میں رہ جائیں گے اور دست حسرت ملتے رہ جاوینگے۔ مشکل تو یہ ہے اور اس مشکل کے حل کرنے کے لئے مذاہب کی پڑتال کا بڑا کام ضروری ہے ورنہ کچھ ضرورت نہ تھا۔

پادری جیرڈ ڈبلیو۔ سکڈر ایم۔ ڈی۔ ڈی۔ ڈی جو کہ ۵۰ برس کی سخت محنت کرنے کے بعد آرکٹ مشن سے حال میں ریٹائر ہوئے ہیں ڈاکٹر جان سکڈر کے سات مشنری بھائیوں میں سے ایک ہیں جو کہ ۱۸۱۹ء میں بوسٹن سے اول میڈیکل مشنری ہو کر ممالک متوسط سے غیر ممالک کو گئے۔ اس بزرگ نے ۳۵ سال تک سیلون اور ہندوستان میں خدمت کی ان کے کئی لڑکیاں اور لڑکے تھے تین لڑکیوں میں سے دو تو مشنری تھیں اور ایک سوداگرنی جس نے باپ کی اجازت سے جائیداد پر قبضہ پایا جس شہر کہ وہ ایک مشنری کی پرورش کرتی ہے سات بھائیوں میں سے پانچ علم طب میں گریجوایٹ ہوئے۔ جان سکڈر کے پوتوں میں سے کئی ایک ارکاٹ میں مشنری ہیں اور امید ہے کہ بعض پڑپوتوں میں سے بھی اسی خدمت پر مامور ہونگے۔ ڈاکٹر جیرڈ ڈبلیو سکڈر صاحب اپنی آخری خدمت میں پال مہو کی تھیولاجیکل سمینری کے پرنسپل تھے۔

سلطان

باب نہم

آن بنی

رحمٰن ایک دو دن تو کچھ نہ بولا۔ سلطان کی چال ڈھال دیکھتا رہا۔ اُس نے دیکھا کہ سلطان اب نماز نہیں پڑھتا اور نہ ادھر اودھر کہیں جاتا ہے اکیلا بیٹھا لکھتا پڑھتا رہتا ہے۔ ایک دن اُس نے اکیلے پاکر وہی خط اس کے ہاتھ میں دیدیا اور پوچھا کہ یہ کس کا خط ہے۔ سلطان حیران کہ یہ کیا معاملہ ہے بہتیرا سوچا سر پٹکا کہ یہ کیا ہوا۔ مگر کچھ فکر میں نہ آیا رحمٰن نے اُس سے پوچھا۔

رحمٰن۔ بیٹا یہ کس کا خط ہے۔

سلطان۔ جناب میرا ہے

رحمٰن۔ جو کچھ اس میں لکھا ہے ٹھیک ہو۔

سلطان۔ ہاں ٹھیک تو تھا۔

رحمٰن۔ تو اب

سلطان۔ میں اس کی جواب کی انتظاری میں تھا۔ مگر ابھی تک جواب نہیں آیا۔

رحمان۔ میں اُس کے جواب کے بدلے آگیا ہوں اب کیا ارادہ ہے۔

سلطان۔ کچھ کہہ نہیں سکتا۔ سوچ کے جواب دونگا۔

رحمٰن۔ ابھی جواب دے۔

سلطان۔ ابھی میں کیا جواب دوں میں تو کہہ چکا کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے سچ ہے۔

رحمان۔ تو ابھی تو اپنے اُسی خیال پر قائم ہے۔

سلطان۔ ہاں جناب۔

رحمٰن۔ اچھا پھر سوچ لے اور کل مجھے جواب دینا۔ یہ سمجھ لینا کہ یہاں انگریزی راج نہیں ریاست ہے کہیں ریاست کے قلعہ ہی میں زندگی بھر قید نہ رہنا پڑے کیونکہ تیری قید مجھے منظور ہے۔ گو یہ کام نہ ہونے دونگا۔ یاد رکھنا کل تم کو لیکر ساتھ سبحان جو ممبر کونسل کے پاس چلنا ہوگا بہتر ہے کہ اس سے پیشتر فیصلہ کرے کہ تجھے کونسی راہ اختیار کرنی چاہئے۔

راوی:۔ سلطان بیچارہ سخت پریشانی میں گرفتار ہوا۔ سوچا کہ ریاست کا معاملہ ہے سچ مچ کچھ ایسی ویسی بات ہوگئی تو کون پوچھنے والا ہے۔ پادری بھی یہاں کچھ نہیں کر سکتے پادری صاحب کے پاس جانا بھی بے فایدہ ہے اور اب وہاں مجھے جانے بھی کون دیگا۔ وہاں سے بھاگنے کی ٹھانی۔ روپے تو اُس کے پاس تھے ہی جھٹ موقعہ پاکر ریل ٹانگے پر سوار ہوکر دوسرے دن راولپنڈی اور تیسرے دن لاہور پادری فورمن صاحب سے جا ملے۔ اور اپنا سب حال کہہ سنایا۔ وہ اُس کو جانتے تو تھے ہی فوراً اپنے گھر میں قبول کیا۔ دوسرے دن اتوار تھا۔ سلطان نے بپتسمہ پایا اور خدا کا شکر کیا۔

اُس کی مدت سے خواہش تھی کہ ڈاکٹری سیکھے سو میڈیکل کالج میں داخل ہوگیا۔ ادھر رحمٰن بہتیرا سر پٹک رہا۔ مگر سلطان کا کہیں پتہ نہ لگا۔ سلطان کو محمود کا حال دریافت کرنے کی بڑی خواہش تھی۔ سو اُس نے دہلی کے پادری لیفرائے صاحب کو خط لکھا۔ وہاں سے جواب ملا کہ وہ مسیحی ہوگیا ہے اور کلکتہ بشپس کالج میں پڑھتا ہے پھر آپس میں خط و کتابت شروع کردی اور ایک دوسرے کو اپنا حال بتایا۔

باب دہم

خانہ آبادی

دن برس مہینے گذرتے کونسی دیر لگتی ہے۔ یہاں سات برس ان جوانوں کی تعلیم کے یوں ہی ہنستے کھیلتے گذر گئے ادھر تو سلطان نے اسسٹنٹ سرجنی کا ڈپلومہ حاصل کیا ادھر محمود نے بی۔ اے پاس کرلیا اور دہلی مشن کالج کا پروفیسر مقرر ہوکر دہلی آگیا۔ سلطان ایک مہینہ تو لاہور میو ہسپتال میں اُس سرجن رہا پھر کالرا ڈیوٹی پر دہلی بھیجا گیا۔ خدا نے مدت کے بعد بچھڑوں کو ملایا۔ گلے لگ لگ کے خوب ملے اور اکٹھے رہنے لگے وہاں کے مشنری صاحبان اُن کے پُرانے واقف ہی تھے۔ بہت عزت اور خوشی سے ان کو قبول کیا۔ ان دونوں نے مشن احاطہ کے پاس ایک بنگلہ کرایہ پر لے لیا۔ جب دوست اکٹھے ہوتے ہیں تو آپس میں دل لگی کی باتیں بھی ہوا ہی کرتی ہیں لنگوٹیے یار تھے۔ بیاہ شادی کی نسبت آپس میں چرچا ہونے لگا

سلطان۔ کہو محمود تمہاری بیوی کی کیا خبر ہے۔

محمود۔ اس کے گھر تو دو بچے بھی ہیں

سلطان۔ ہیں! اُس نے دوسری شادی کرلی۔

محمود۔ میرے مسیحی ہونے کے بعد ہی میرے باپ نے اس کا نکاح میرے چھوٹے بھائی سے کر دیا تھا۔

سلطان۔ تو یہ کیسی بیہودگی ہے۔

محمود۔ بے شرم لوگ ہیں بیہودگی نہ ہوتی تو ہم اسلام کو کیوں سلام کرتے۔

سلطان۔ تو اب تمہارا بھائی کبھی تم سے ملا ہے

محمود۔ اس کو کچھ شرم نہیں۔ اچھی طرح ملتا ہے مجھے شرم آتی ہے۔

سلطان۔ تو پھر اب شادی کا کیا ارادہ ہے۔

محمود۔ جو آپ کا ہے۔

سلطان۔ میرا ارادہ تو ہے کہ شادی کروں

محمود۔ کہاں۔

سلطان۔ ابھی کہیں خیال نہیں آپ کی کیا صلاح ہے

محمود۔ میں بھی فکر ہی میں ہوں۔ مگر ابھی تک خاص کہیں خیال نہیں۔

سلطان۔ وہ آپ کی پرانی واقف الیزا کہاں گئی کیا اُس نے شادی کرلی ہے۔

محمود۔ اس کا باپ اب رہتک میں رہتا ہے۔ وہ بھی وہیں ہے۔ سنا ہے کہ ابھی تک اُس نے شادی نہیں کی +

پلیگ کے اسباب

سوم - قدرتی دشمنوں کا نہ ہونا - تیسرے قدرتی دشمنوں کے نہ ہونے سے چوہوں کی کثرت ہوتی ہے - اب تہذیب یافتہ شہروں میں چوہوں کا سب سے بڑا دشمن انسان ہے جس ملک میں انسان چوہوں کا دوست ہے اور ان کی پرورش کرنے والا ہے جب وہ حالتیں غائب کر دی جائیں جن سے چوہوں کو کھانا اور پناہ ملتی ہے اور جن سے وہ کامل آرام سے بڑھتے اور ترقی پاتے ہیں تب ہی کارگر ترقی ان کے شمار کے کم کرنے میں ہوگی اور اس طرح پلیگ نیست ہو جائیگی - لیکن جیسا کہ اس ملک کی مذہبی خاصیت کی شناوری سے ظاہر ہے ہم کو مجبوراً ضروری ہے کہ دوسرے طریقے اگرچہ تیز لیکن شاید کم کارگر اور پیچھے میں اختیار کریں اس کو پورا کرنے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے -

دستور کے مطابق چوہے پکڑنا تجربے جو پلیگ کمیشن اور اوروں سے ظاہر کئے گئے ہیں - یہ بتاتے ہیں کہ ایسی حالتوں میں جو اس ملک میں پائی جاتی ہیں - یہ ضروری ہے کہ جتنی ایک قصبہ یا گاؤں کی آبادی بیان کیگئی ہے اُس سے بہت زیادہ چوہے اس میں سے دور کرنے چاہئیں - اگر چوہوں کو برباد کرنے سے کامیابی حاصل کرنی ہے تجربے سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ کسی گاؤں میں چوہوں کو کم کرنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے - کہ چوہے دان بہ ترتیب لگائے جاویں - اس کام کو پوری طرح اور ترتیب سے کرنے پر بہت کچھ موقوف ہے میں اس کا پورا بیان یہاں نہیں کر سکتا شاید دوسرے اس بات پر خیال کریں گے - فقط اتنا کہتا ہوں کہ کئی ایک چوہے دان کم سے کم ایسی آبادی کی تعداد کے برابر استعمال کرنے چاہئے چوہے دان برابر اور خبرداری سے لگانا چاہئے - اور صحیح یادداشت رکھنی چاہئے کہ کس جگہ چوہے پکڑے گئے ایسا ترتیب وار کام کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کہاں چوہے زیادہ ہیں اور کن اسباب سے وہ بڑھتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ ہم چوہوں کا مطالعہ کرتے ہیں تب اس

طرح صرف یہ ضروری ہوتا ہے کہ بیماری لگی ہوئی جگہ کو بہتر بنا دیں ایسی جگہ پلیگ لگے ہوئے شہر میں قانون کے موافق کام کے طریقے نہ سمجھنے چاہئیں اور ملک سے اس خوراک کو دور کرنا چاہئے -

اس مضمون کے غور کے خاتمے پر میں اسباب پر زور دینا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ جو چوہوں کے مارنے کے ذمہ دار ہیں اس بات پر بہت کم خیال کرتے ہیں کہ یہ کام کیسا بڑا ہے جب وہ پلیگ کے بڑھنے کو روکنے میں ناکامیاب ہوتے ہیں تو وہ ان طریقوں کو بے فائدہ ٹھہراتے ہیں اور اس حقیقت کی بدلحاظی کرتے ہیں کہ انہیں کی کارروائی کی بنیاد اور پیچھے پن میں کمی ہے نہ کہ ان کی اصل میں جن پر وہ قائم کئے گئے -

سرایت کا دخل - پلیگ سے تعلق رکھ کے چوہے اسی وقت مقام کر سکتے ہیں جب پلیگ نے ان پر اثر کر دیا ہے ہم جانتے ہیں کہ یہ سرایت ایک جگہ کے چوہوں سے دوسری جگہ کے چوہوں میں انسان کے ذریعے سے پہنچایا جاتا ہے بھوکے اور بیماری لگے ہوئے پسو جو چوہوں میں ہوتے ہیں - انہیں پلیگ سے مر جانے کے سبب انہیں اصلی مہماندار نہیں ملتے - تو وہ انسان کو لگ جاتے ہیں اور بھاگوں کے کپڑوں اور چیزوں کے وسیلے پلیگ لگی ہوئی جگہوں سے ایسی جگہوں میں لے جاتے ہیں جن میں پلیگ نہیں ہے - یہاں پھر پسو چوہوں کے درمیان لے جائے جا کر ان کو لگ جاتے ہیں اور ان میں بیماری پھیلاتے ہیں - کیونکہ وہ چوہوں کو انسان سے زیادہ پسند کرتے ہیں -

بیماری کے دخل کا یہ خاص جو نہ اکیلا طریقہ ہے جس کے ذریعہ قصبے یا گاؤں میں بیماری پھیلتی ہے اس واسطے ضروری ہے کہ اس خاص ذریعے کو جس سے بیماری پہونچتی ہے روکنے کا انتظام کیا جائے سو سرایت کے دخل کو بیماری کی جگہوں سے تندرست قصبوں اور گاؤں میں دخل دینے سے روکنا ہمارا دوسرا طریقہ پلیگ سے بچنے کا ہے لوگوں کے کپڑوں اور چیزوں کو جو کہ بیماری کی جگہ سے آئے ڈس انفیکٹ کرنا بڑا ضروری ہے جس میں آجکل بہت غفلت ہوتی ہے سفر پر

پر پلیگ کے پھیلانے کو روکنے میں جو کامیابی دیکھی گئی ہے سو البتہ بہت کچھ اس انتظام پر موقوف ہے خشکی پر یہ طریقہ پلیگ کو روکنے کا چھوڑ دیا گیا ہے - کیونکہ تجربے میں یہ طریقہ بالکل کامل نہیں بتایا گیا ہے یہ ایسی ضروری حفاظت کو موقوف کرنے کی بہت ہلکی دلیل ہے سرایت کے دخل کو روکنے میں بہتوں کو ایسی مشکلات جو طے نہ ہو سکے معلوم ہوتی ہیں - وہ بتاتے ہیں کہ جب پلیگ اپنی تیزی پر ہوتی ہے تو بہت سے انفیکشن (بیماری) کے مرکز ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ بیماری کے ساکت ہونے پر یہ مرکز بہت کم ہو جاتے ہیں - یہی وہ وقت ہے جس میں بیماری کا بہت آسانی سے سامنا کیا جا سکتا ہے تو بھی عموماً یہی وقت چھٹی کے لئے چنا جاتا ہے - اسی وقت میں بیماری کے دور کرنے کی کوششیں بند کی جاتی ہیں خوف دل میں سے نکل گیا - سو کام کے لئے تحریک بھی چلی گئی - ایسے وقت میں کام اور خرچ کو گھٹا دینے کی بہ نسبت اور کوئی غلطی بڑی نہیں ہو سکتی - یہ وہ وقت ہے جس میں کامیابی کی سب سے بڑی اُمید ہو سکتی ہے - ایسی تدبیر جو عقلمندی سے کیجائے - وسیع اور اچھی قائم کی ہوئی ہو ایسے کام یعنی انفیکشن کے دخل کو بند کرنے کے لئے بہت ضروری ہے -

نہ صرف انسان میں بیماریوں کی خبر رکھنا ضروری ہے لیکن چوہوں میں بھی انفیکشن کے نشانوں کا باریک خیال رکھنا چاہئے - مسافروں کو اس خیال سے نظر بند کرنا کہ دیکھیں ان کو بیماری لگی ہے یا نہیں چھوڑ دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ ان کے کپڑے ڈس انفیکٹ (یعنی دوا سے یا دوائی سے صاف کیا جانا) کئے جاویں اور ترکیب ایسی استعمال کی جاوے جس سے انفیکٹیڈ جگہوں کی وسیع اور سرسری فہرست بنے -

گاؤں میں لوگوں کو تحریک دینی چاہئے کہ وہ ہر طرح سے بیماری کی جگہ کے لوگوں کو داخل نہ ہونے دیویں جب تک کہ وہ اپنے کپڑے اور بیماری لگے ہوئے پسوؤں سے خراب کی ہوئی چیزوں کو صاف نہ کریں - اسباب پر زور دینے کا ایک



اور مقصد یہ ہے کہ انجکشن کے پرمانینٹ یعنی قائم اور ٹمپرری (عارضی) سینٹر (مرکز) ہوتے ہیں۔ خلاف پلیگ کمیشن کے ذریعے معلوم ہوگیا ہے کہ بمبئی میں سال بھر برابر شہر کے کسی نہ کسی حصے میں پلیگ کا چوہا ضرور پایا جاتا ہے اس واسطے بڑے شہر بیماریوں کے مرکز خیال کئے جانے چاہیں اور ہر ایک کوشش ان کو شہر میں سے دور کرنے کی کرنی چاہئے۔

(ان اوکوئینز ڈیلیگ کاشیک)

مراسلات

مسیح کی محبت کا جبر

گذشتہ سے پیوستہ

۱۔ مسیح خدا کی جابر محبت ہے۔
۲۔ یسوع مسیح کی محبت سے مجبوری کی معانی
۳۔ خدا کی محبت کے جبر کا مقصد۔

(۱) یسوع مسیح خدا کی جابر محبت ہے

"خدا محبت ہے" یہ پاک انجیل کا اعلیٰ درجے مکاشفہ ہے یہ الہام پاک الوہیت اور خدایت کو ہمارے روبرو ان معانی سے ظاہر کرتا ہے جو معانی خدا کی ذات میں پائے جاتے ہیں اور ان معانی کی تفسیر غیر اقوام کے رسول نے وہ کی ہے جو ابھی ہم نے قرنتیوں کے پہلے خط کے تیرھویں باب میں سنی ہے۔

اور یوحنا رسول نے اپنی انجیل میں یہ امر ظاہر کیا ہے کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار (محبت) کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشتا جس سے اس نے ظاہر کر دیا کہ خدا محبت ہوکر ایک محبوب رکھتا ہے اور وہ محبوب جہان ہے اور ایک اور محبوب رکھتا ہے اور وہ محبوب اس کا اکلوتا بیٹا ہے جو اس نے جہان کو بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے۔ ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے پس اس سے ظاہر ہے کہ خدا کی محبت نے جہان کو بیٹا بخشنے میں خدا میں تحریک پائی کہ پیارے بیٹے کو بخش کر جہان پر اپنا پیار ثابت کرے اور خدا کی یہ بخشش جہان پر خدا کی محبت کا جبر ہے

ہوسیع نبی جب خدا کی جابر محبت کا بیان کرتا ہے تو فرماتا ہے:۔

"میں نے انہیں انسان کی طرح رسیوں سے اور محبت کی ڈوریوں سے کھینچا" ہو ۱۱

اس جگہ محبت کی ڈوریوں سے مراد یسوع مسیح ہے۔

یرمیاہ پر ظاہر کیا گیا کہ:

"خداوند قدیم سے مجھ پر ظاہر ہوا اور کہا کہ میں نے تجھے ابدی عشق سے پیار کیا اس لئے میں نے اپنی شفقت تجھ پر بڑھائی" یرم ۳۱

یہاں پر ابدی عشق خداوند یسوع مسیح کا لقب ہے اور سلیمان نے عشق کی یوں تعریف کی ہے۔

"کیونکہ عشق موت کی مانند زبردست ہے۔ . . . پانی عشق کو بجھا نہیں سکتا اور نہ باڑھیں اُسے ڈبا سکتی ہیں اگر کوئی آدمی اپنے گھر کا سارا مال عشق کے لئے دیتا تو وہ سراسر لائق حقارت ٹھہرتا" غزل الغزلات ۸: ۶-۷

پس خدا محبت میں جابر ہے اور اس کی محبت یسوع مسیح ہے جو جابر ہے۔

خداوند یسوع مسیح خدا کی محبت کی ملائم ڈوریاں اور خدا کا ابدی عشق ہے۔

خدا کا یہ عشق جب ظاہر ہوا تو اس کو بجھانے کی از حد کوشش جہان کے لوگوں کی طرف سے ہوئی پر وہ موت سے زیادہ زبردست نکلا۔ اسے بجھانے کے لئے جہان نے اس پر سر دریائی ڈالے بلکہ موت کے پانی ڈالے گئے پر وہ نہ بجھا اور نہ بجھا۔

جو محبت لے کر خداوند دنیا میں آیا تھا وہ خدا کی محبت اور انسان کی محبت تھی پر دنیا نے از حد کوشش کی کہ اس کی ذات سے ہر دو کی محبت کو ملیامیٹ کر دیوے پر محبت اس کی ذات میں محکم پہاڑ سی تھی)

جب تک کہ خداوند جیتا ہو کر دنیا میں تھا تب تک محبت کا تم گویا بند تھا پر جب دنیا نے اُسے صلیب پر مار کر اس کی پاک ذات پر تھپڑ مارا تو وہ ایسا پھٹا کہ زخمیوں کے ٹوہیر لگ گئے۔ خدا کی محبت کی جہان سے گہری گرفت پیدا ہوگئی

بلاشک خداوند کی محبت کا کامل کنڈکٹر ہے

اگرچہ ہر ایک دھات میں کسی درجے تک بجلی کا کنڈکٹر ہونے کی صفت پائی جاتی ہے پر عام اور سستی دھات تانبا ہے جس کے تاروں کے توسل سے بجلی کہیں کی کہیں کام کے لئے پہونچائی جاتی ہے ایسے ہی یسوع مسیح جو خدا کی محبت کا کامل کنڈکٹر ہے اُس کے توسل سے محبت اپنا کام کرنے کے لئے دور سے دور دلوں میں اور سخت سے سخت دلوں میں کام کرنے کے لئے پہونچائی جاتی ہے بشرطیکہ موثر ہونے والی روح کا یسوع مسیح سے تعلق ہو جائے اور نن کنڈکٹر اسباب درمیان سے دور کر دیئے جائیں سمجھئے کی شیشہ بجلی کا کنڈکٹر نہیں ہو سکتی ہے اگرچہ وہ تانبے کی نسبت کیسی ہی شفاف کیوں نہ ہو۔

۲۔ خدا کی محبت کی مجبوری کے معانی

ہم کہتے اور یقین کرتے ہیں کہ ہمارا یسوع مسیح سے تعلق اور رشتہ قائم ہو گیا ہے جس کے صرف یہ معانے ہیں کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے اور اس میں سے جو کچھ خدا ہم پر عمل کرنا چاہتا ہے بلا روک ٹوک ہم پر عمل کر سکتا ہے گویا ہم میں سے شیشہ پنی۔ اور چکنا پن کھو دیا جا چکا جو تانبے کی تار میں سے بجلی کی گذرگاہ میں سد راہ تھا۔ جیسے تانبے کے تار سے جو بجلی کی مشین سے وابستہ ہوکر بجلی سے موثر ہونے والی شئے سے متعلق کر دی گئی ہے تاکہ بجلی بلا روک ٹوک بجلی کی مشین سے موثر ہونے والی شئے تک آزادی سے دوڑے اور اسے موثر کرے ویسے ہی گویا خدا کی جو محبت کا چشمہ ہے مسیح کے وسیلے سے ہمارا رشتہ ہو گیا ہے

اور اگر مسیحا ہو تو ہم خدا کی محبت کے اثر اور جبر یعنی مجبوری کے معنی بخوبی سمجھ سکتے ہیں اِس بلند مسیحت رُتبہ ورست ہو تو ہم کو کسی حالت میں جابر محبت کو سمجھ سکتے جائینگے

پیشتر اس سے کہ ہم اپنی اپنی حالتوں کے تعاقات کو دیکھیں مناسب ہو کہ ہم اُن کی سیس جنہوں نے خدا کی جابر محبت کی مجلس کو دریافت کیا۔

یسوع مسیح کا ایک شاگرد پطرس تھا۔ اُس نے جب اپنی جان کو خطرے میں دیکھا اور مسیحی ہونے کے اقرار کے ساتھ مشکلات پائیں تو اس نے تین دفعہ علانیہ اور مجلس کے روبرو مسیح کا انکار کیا اور سمجھا کہ اب اُس کے اوپر کوئی جبر کرنیوالا نہیں ہے پر تیسرے انکار کے بعد خدا کے بیٹے نے ایک نظر اس پر کی اور پطرس کو اس بیوفائی کے بعد زار زار رو کر اور اپنے آنسوؤں کیساتھ خدا کی جابر محبت کا جبر قبول کرنا پڑا۔ اور یہودی قوم کے تمام بزرگوں کی بے خطری کے وعدوں کو لات مار کر صرف ابن اللہ کی محبت کے جبر میں پناہ لینی پڑی۔

ایک اور خداوند کا شاگرد یہوداہ اسکریوطی تھا اُس نے اپنے اُستاد سے بیوفائی کر کے اُس کے مخالفوں کا ساتھ دیا اور سمجھا کہ اب میں یسوع مسیح کی محبت کے جبر کی مجبوری سے بچ گیا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد اُسے اپنی جان کو پھانسی پر لٹکا کر اس کی محبت کے جبر کی مجبوری پر تا ابد شہادت دینی پڑی۔ ان مثالوں سے اور کوئی حقیقت متحقق نہیں ہوتی ہے۔ مگر یہ کہ مسیح کے دوستوں اور دشمنوں نے مسیح کو جان تک مجبور کرنے والی محبت تسلیم کیا۔

پولس رسول فرماتا ہے۔

لیکن جتنی چیزیں میرے نفع کی تھیں میں نے انہیں مسیح کی خاطر نقصان سمجھا۔ بلکہ میں اب بھی اپنے خداوند یسوع مسیح کی پہچان کی خوبی کے سبب سب کچھ نقصان سمجھتا ہوں جس کی خاطر ہر چیز کا نقصان اُٹھایا اور اُنہیں گندگی جانتا ہوں۔ تاکہ میں مسیح کو حاصل کروں فلپی ۳ : ۸۔ پھر رسول فرماتا ہے۔

کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کریگا؟

مصیبت یا تنگی۔ یا ظلم۔ یا کال۔ یا ننگا پن۔ یا خطرہ۔ یا تلوار؟ . . . . . . مگر ان سب حالتوں میں اُس کے وسیلے سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بڑھکر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہے اس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکیگی نہ زندگی۔ نہ فرشتے نہ حکومتیں نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں نہ قدرتیں نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق۔ رومیوں ۸ : ۳۵۔ ۳۹

پس یہاں پر خدا کی محبت کی مجبوری کے معنی بالکل روشن ہیں۔ وہ جو ایک دفعہ عرفان و ایمان کے ساتھ یسوع مسیح سے متعلق ہو چکے وہ محبت کی ملائم ڈوریوں کی گرفت میں ایسے آ گئے کہ اُن کے اس تعلق اور رشتے کو جو یسوع مسیح سے ہو چکا تھا ہرگز زوال نہیں۔ وہ محبت کی گرفت میں ایسے آ گئے کہ دنیا اور مافیہا اُن کو متاثر کرنے سے رہ چکی۔

۳۔ خدا کی محبت کے جبر کے مقصد پر غور کرو

ہم نے اختصاراً دیکھا کہ مسیح خدا کی محبت کا عظیم جبر ہے جو اپنے محبوبوں پر انتہا کا جبر ڈال کر انتہی درجے کی مجبوری پیدا کرتا ہے اب سوال یہ ہے کہ خدا نے اپنی محبت کا عظیم جبر اور عظیم مجبوری پیدا کرنے کے لئے کیوں ایسا سامان تیار کیا؟ رسول فرماتا ہے۔

اس لئے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب ایک سب کے واسطے موا تو سب مر گئے۔ اور وہ اس لئے سب کے واسطے موا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اُس کے لئے جو سب کے واسطے موا اور پھر جی اُٹھا۔

سمجھائیو یہی وہ مقصد ہے جس کو پورا کرنے کے لئے خدا نے اپنی جابر محبت کا اظہار کیا کہ وہ جو جیتے ہیں اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اُس کے لئے جو سب کے واسطے موا اور پھر جی اُٹھا۔

ہم میں سے بہتوں کے گھروں میں وہ مشہور تصویر آویزاں ہوگی جو آسون کے نام سے مشہور ہے مصور نے ایک دریا پر کشتی کی تصویر دی جو کشتی بھی قدیم زمانے کی ہے اور نیا کر اُس پر ایک لڑکی کی تصویر کھینچی ہے جو قدرت کے عجائب و غرائب کے مقابل سر کو جھکائے ہوئے کشتی کے بانس پر نہایت بے کسی اور بے بسی کی صورت میں بٹھائی گئی ہے اور کوئی متحرک بالارادہ چیز اُس کے نزدیک دکھائی نہیں گئی اور کشتی دریا پر کھلی بہتی ہوئی دکھلائی گئی ہے اور اُس کے تصور کے حدود میں ایک موت سے بدتر خاموشی چھا رہی ہے گو قوانین قدرت کا دفتر اس کے سد برو کھلا ہوا ہے پر خیالات پرندوں کے پروں کی آواز بھی نہیں ہے جس کی آہٹ اس روح کی کے تصور و توجہ پر اثر ڈالے اُس کی آنکھیں ہیں پر کسی کا انتظار نہیں کرتی ہیں۔ اُس کے کان تو ہیں مگر کسی کے پاؤں کی آہٹ سننے کے لئے نہیں ہیں۔ اور اس کا دل تو ہے مگر کسی کے لئے بے چین نہیں اور اُس کے دل میں دلی جذبات بھرے ہیں مگر کوئی سننے والا نہیں ہے اور اُس کی زبان اور اُس کا منہ تو ہے مگر کسی کے لئے کھلتا نہیں اور اُس کے ہاتھ ہیں مگر کسی کو پکڑتے نہیں۔ اور اُس کے پاؤں تو ہیں مگر کسی کے استقبال میں دوڑتے نہیں وہ ایک اندھے اور بہرے خلا میں اپنی زندگی کے تمام قوا اور جذبات اور تصورات اور خواہشات کو لئے بیٹھی ہے اور بے تعلق زندگی کی خوفناک حالت کو دکھا رہی ہے یہ وہ زندگی ہے جو موت سے بدتر ہے کیونکہ موت کی تنہائی تو ضرور ہے مگر اُسے محسوس کرنیوالا کوئی نہیں ہوتا ہے مگر ایسی تنہائی کو محسوس کرنے والی زندگی موجود دکھائی گئی ہے یہ خدا سے دوری میں گنہگار کی تنہائی کا خاکہ ہے اور ایسی تنہائی کو معدوم کرنے کے لئے یسوع مسیح گنہگار سے خدا کی جابر محبت کا واسطہ اور تعلق ہے۔ اب اگر تصویر کی لڑکی کیلیے کوئی مرد و مددگار موجود ہو جائے تو غور کرو کہ ان دونوں میں محبت کی جابر کیلی کیسے ایک دوسرے کو مجبور کریگی۔ وہ تنہا لڑکی تنہائی کی بلا سے رہائی کا اظہار کرنے کے لئے کیسی سرعت اور تیزی کیساتھ مرد کے یا عورت کے جا اُسے عالم تنہائی میں ہی گلے میں ہاتھ ڈالنے کو دوڑے گی؟ بلا شک موت بھی ایسے وقت ملاپ کے قصد میں

سدِ راہ نہیں ہو سکتی ہے اور آگ کی جلن ملاپ کے جذبہ کو جلا نہیں سکتی ہے یہ وہ مجبوری ہے جس سے کوئی مسیح کی جابر محبت کا عارف بچ نہیں سکتا ہے پر مروے مستثنیٰ ہیں

حاصل کلام

۱۔ محبت صفت شخصیت آزاد ہے۔

تمام قوانین اور شرائع ان کے لئے ہیں جو محبت صفت نہیں ہیں اور یہی لوگ ان تمام قوانین کے پابند ہیں پر محبت صفت شخصیت آزاد ہے وہ جسے چاہے پیار کرے اور جتنا چاہے پیار کرے شریعت اُس کا کیا کر سکتی ہے اور قوانین اُسے کب مقید کر سکتے ہیں۔ وہ آزاد ہے اور کائنات میں اس کی مزاحمت نہیں ہے۔

۲۔ محبت صفت شخصیت اس لئے بھی آزاد ہے کہ وہ تمام شریعت کو پورا کرتی ہے اور شریعت کی تکمیل ہی محبت کے عمل میں ہے۔

۳۔ محبت صفت شخصیت ہی اصلی شارع اور مقنن ہے کیونکہ یہی شخصیت اپنے محبوب کو محبت کرنے کے عمل سے جان سکتی ہے۔ کہ محبوب کو محبت کرنے میں کن کن طریقوں سے کام لینا مناسب ہے۔ اور محب محبوب کو محبت کرنے میں جن جن طریقے اپنے حسب مطلب مفید دیکھ سکتا ہے وہی طریقے اصلی قوانین اور حقیقی شریعت ہیں۔

۴۔ محب کی محبوب سے محبت کی غایت محبوب کی مجبوری ہے اور اس مجبوری سے محب کی محبت کا کمال محبوب پر ظاہر ہوتا ہے بلاشک وہ محبت ناقص ہے جو محبوب کو مجبور نہ کرے۔

۵۔ خدا محبت ہے اور مسیح خدا کی محبت کا اظہار ہے اور تمام بنی آدم محبوب ہیں۔

۶۔ انسان کی زندگی میں خدا کی محبوبیت کا عرفان ایک عظیم انقلاب ہے اور محبت کے جبر کا احساس عرفان ہے اور محبت سے مجبوری خدا کو سپردگی کی حالت ہے۔ ۱۰ اور سپردگی سے جو انقلاب انسان کی زندگی میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا کے لئے اور مسیح کے لئے جینے لگتا ہے اور یہی محبت کی مجبوری کا مقصد ہے کہ محب کے لئے محبوب جینے لگے۔

۷۔ جب ایمان دار آپ کو خدا کے لئے جینے کی غرض سے اُسے سپرد کرتا ہے تو اُسے ضرور نقصان ظاہری اُٹھانا پڑتا ہے۔

جب ایک دلہن اپنے شوہر کے آپ کو سپرد کرتی ہے تو اُسے آبائی میراث سے اور حقوق سے دست برداری کرنی ہوتی ہے لیکن اُس کی محبت کا دل اس تمام نقصانات کی تلافی اپنے دولہا میں دیکھا کرتا ہے یہی ایمان اور محبت کی بصیرت خدا کی سپردگی کے لئے ہم کو درکار ہے۔

۸۔ سپردگی کے بعد مومن اور خدا میں جدائی محال ہو اور یہی بات رسول پکار رہا ہے کہ خدا کے مصرف میں آکر کوئی مومن کسی طرح سے اس سے جدا نہیں ہو سکتا ہے۔

اب کیا ہم میں سے ہر ایک یہ دعا کرنے کو راضی ہے؟

کہ اے خداوند مجھے اپنی محبت کے جبر سے مجبور کر اور مجھ پر جبر اتنا کر کہ میں بالکل مجبور ہو کر آپ کو تیرے سپرد کروں تو ہی میری تمام امیدوں کا کمال ہو تو ہی میری تمام معلومہ خوبیوں اور لیاقتوں اور طاقتوں اور خوبصورتیوں اور جلالوں کا موصوف ہو اور مجھے سپردگی پر رضامند کر اور میرے دلی تہوں سے میری امید کو فنا کر اور میری بے وفائی کے داغوں سے مجھے دھو اور مجھے اپنی محبت کے جام سے ایسا مست کر کہ میں اپنے تمام افتخار اور خاندانی میراث کے حصوں کے نقصانات کی تجھی میں تلافی دیکھوں اور اب سے ہمیشہ تک میں تیرے لئے جیوں۔ آمین

راقم [illegible]

ویدک شائستگی

۱۰۔ تجارت

وہ اپنے گاؤں اور شہروں میں تجارت ہی نہ کرتے تھے بلکہ جہاز پر سوار ہو کر غیر ممالک میں بھی جاتے تھے اس زمانہ کی طرح اُس زمانے میں سمندر میں جانے کی ممانعت نہ تھی رگوید ۴: ۵۵: ۶ میں یوں لکھا ہے۔

اے دیوا پرتھوی

دونوں دیویاں جس طرح دولت حاصل کرنے کے خواہشمند لوگ (سمندر میں) جانے کے لئے سمندر کی ستوتی کرتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی اپنی خواہش کے حاصل کرنے کے لئے . . . . . تمہاری ستوتی کرتا ہوں۔ اس رچہ میں بحری تجارت کی طرف اشارا ہے ان دنوں میں جہاز رانی بخوبی رائج تھی دیکھو رگوید ۱: ۱۱۶: ۳-۵

۱۱۔ جلاہا گیری

شائستہ قوم کے لئے کپڑا ایک لازمی شے ہے سو وید میں بھی کپڑا بننے کی طرف اشارا ہوا ہے۔ مثلاً ۲: ۹: ۱۱۴ میں ایک رشی کسی دینی رسم کے بھید سے اپنی ناواقفیت ظاہر کرنے کے لئے کہتا ہے کہ میں نہ تانا جانتا ہوں نہ بانا جانتا ہوں۔ ۱۰: ۲۶: ۶ میں بھیڑ کے پشمینے کے کپڑے بننے اور دھونے کا ذکر ہے سو نہ صرف سوتی بلکہ اونی کپڑے بھی بُنے جاتے تھے۔ ۲: ۳۸: ۴ میں کپڑے بننے والی عورت کی مثال دی گئی جس سے گمان ہوتا ہے کہ اکثر عورتیں کپڑا بنا کرتی تھیں۔ ہم نے آسام میں بہت سے ہندو گھروں میں کپڑے بننے کے تانت دیکھے اور وہاں کی نہ صرف عام عورتیں بلکہ شریف بیبیاں بھی اپنے ہاتھوں سے عمدہ عمدہ سوتی اور ریشمی کپڑے بنتی ہیں۔ سو معلوم ہوتا ہے کہ اسی طرح ویدک زمانے میں بھی ہماری آریہ مستورات اس فن میں ماہر تھیں۔ ان دنوں میں ولایتی سوت اور ولایتی کپڑے کی آمد سے ہماری مستورات کے دل میں ہونا تو سیکھ گئیں پر کپڑا بننا یا سوت کا تننا بھول گئیں۔ رگوید ۲: ۳: ۶ میں دو عورتوں کی مثال دی گئی جو کپڑے بننے میں ایک دوسری کی مدد کر رہی ہے اس سے گمان ہوتا

ہے کہ بعض اوقات شاید ایک عورت تانا اور دوسری عورت بانا ڈالتی تھی یا اور کسی طرح پر ایک دوسری کی مدد کرتی تھی۔

۱۲۔ سلائی۔

ویدک زمانے میں نہ صرف کپڑا بنا ہی جانتے تھے۔ بلکہ کپڑا سینا بھی جانتے تھے۔ چنانچہ رگوید ۱: ۳۲: ۴ میں لفظ سیتاد Sivita یعنے سیا ہوا آتا ہے پھر ۲: ۳۲: ۴ میں سوئی کے استعمال کا ذکر ہے۔

کواٹرلی کانفرنس سہارنپور

اور

دیہاتی مسیحی

ہمارے ہاں ضلع سہارنپور میں ایک مدت سے مسیحی کارندوں اور منسٹروں کی کواٹرلی کانفرنس نے ترویج پائی ہے جس میں بشارت انجیل کے اعلیٰ اور مفید طریقوں کے استعمال پر گفتگو ہوتی اور کام کی توسیع کے لئے مفید تجاویز پیش کی جاتی ہیں اس نوع کا ایک جلسہ مورخہ ۲۷ تا ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء رامپور منہاراں میں منعقد ہوا۔ رامپور چھوٹا سا قصبہ سہارنپور اور شاہدرہ ریلوے کا اسٹیشن ہے کرایہ ریل سہارنپور سے ۳ درجہ سوم ہے۔ یہاں مسٹر اے جارج لائسنشیٹ پرسبٹیرین مشن امریکہ بشارت کے کام کو انجام دیتے ہیں جلسہ کے موقعہ پر علاوہ کارندگان ضلع کے سینیری کی جونیئر کلاس کے طلبا بھی جناب پادری ایچ سی ویلٹی صاحب ایم۔ اے کے ہمراہ آئے تھے۔ مجھے فقط ایک دن اس جلسہ کی شرکت کی برکت کا موقعہ ملا یعنی مورخہ ۲۸ مارچ بروز سنیچر صبح کو گیا اور شام کو واپس سہارنپور ہوا۔ کیونکہ اتوار کی صبح کی عبادت لینا تھی۔

منجملہ ان مضامین کے جو اس بار کانفرنس کی گفتگو کے لئے منتخب ہوئے ایک دیہاتی مسیحیوں

کو کیا تعلیم دی جاے اور کس طریق پر تھا

جس پر گفتگو کے لئے جناب پادری ویلٹی صاحب موصوف نے اپنی کمال مہربانی اور نظر عنایت سے کمترین پر اظہار خواہش کیا میرے نزدیک جو کچھ وہاں کہا گیا۔ اس کے فائدہ سے اپنے دوسرے ہم خدمتوں کی محرومیت کو ناگوار جانکر نور افشاں کے ذریعہ ہدیہ نذر کرتا ہوں ع گر قبول افتد زہے عز و شرف اور اپنے بزرگوں اور تجربہ کار اصحابوں کی خدمت والا قدرت میں ملتجی ہوں کہ اس پر اپنے خیالات کی تحریر سے روشنی ڈالئے اور بلیغ مشورت و مصلحت سے متبنی مضمون کی جزویاں معمور کیجئے تاکہ ہمارے مسیحی دیہاتی کارندوں کے پاس جو اکثر ناتجربہ اور غیر مسبع الطبیعت ہیں ایک عمدہ سکیم کا سرمایہ و متاع جمع ہو جائے اور خداوند کی خدمت بخوبی انجام پائے۔

آخری حکم جو ہمارے خداوند نے اس دنیا سے فرض اور آسمان پر صعود کرنے کے وقت اپنے شاگردوں کو دیا یہ تھا "پس تم جاکر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُنہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو اور اُنہیں یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جنکا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں" متی ۲۸: ۱۹ و ۲۰۔

اس صریح اور واضح حکم میں خداوند نے بپتسمہ کے ساتھ تعلیم کو اہم اور ضروری قرار دیا۔ بپتسمہ ہمارے کام کی غایت اور انجام نہیں یعنی اس پر ہمارا کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ یہ گویا ہمارے ایک سب سے بڑے اور اصل کام کا شروع ہے اور عام غلطی جس میں مبتلا ہو جانے کا بھاری احتمال و اندیشہ ہے بپتسمہ دلانے کو خدمت کی تمامی اور منتہا سمجھ بیٹھنا ہے۔ لیکن خداوند صاف فرماتا ہے بپتسمہ یافتوں کو تعلیم ان سب باتوں کی تعمیل کی دو جو میں نے تم سے کہیں وہ تعلیم کو بہ نسبت بپتسمہ کے زیادہ اہم بتاتا ہے وہ آپ اعلیٰ معلم اور استاد تھا۔ جو ہر طرح فن استادی اور تعلیم سے ماہر تھا اس کے سوانح عمری جو اناجیل میں مرقوم ہیں خاص اس پہلو کو روشن کئے ہوئے لاتے ہیں وہ اپنی زبان کسطرح تعلیم دیتا اور سکھاتا تھا۔ اس کا طرز و طریق بیان۔ وقیانوسی۔ فرسودہ و کہنہ نہ تھا وہ قدرت اور سطوت سے تعلیم دیتا سکھاتا سمجھاتا تھا ہیکل۔ عبادتخانے جنگل۔ بیابان۔ جھیل میدان۔ کنوئیں مکان پہاڑ ایسی ایسی جگہیں اس کی تعلیم گاہیں تھیں عوام ادنیٰ و اعلیٰ گروہ اس کی باتوں سے حیرت و تحیر کا پتلا بنجاتے اور عالم استعجاب میں بے ساختہ کہہ اٹھتے اسے بے پڑھے کتابوں کا کیسے علم ہوا فقیہوں اور فریسیوں کی طرح نہیں بلکہ صاحب اختیار کی طرح ہوتا ہے اس کی تعلیم لوگوں کی حالت ضرورت اور درجہ کے موافق ہوتی وہ اس کے نزدیک معرفت الٰہی کے مکتب گویا نو درس بچے تھے۔ جنکو معرفت کے اسرار مخفی بطور اسباق الاشیا سکھاتا وہ جانتا تھا کہ وہ مذہب اگر مسیحیت پر بنام عاید ہو سکے (جس کی تکمیل کی تعریس اس نے خود کی اور جس کی اصل و بیخ آپ ہی تھا۔ اگر پھیل پھول سکتا ہے تو صرف اُسی تعلیم سے یہی وہ مبارک اور مقدس کام تھا جو اس نے جاتے وقت اپنے شاگردوں کے پاک ہاتھوں میں رکھ دیا اس سے مقدس کامل بنتے اور اس کا بدن کلیسیا ترقی پاتا ہے پڑھئے افسی ۴: ۱۱ و ۱۲۔

رسولوں نے بموجب ارشاد خداوند اپنی خدمت میں اس امر کی نگہداشت اور حفاظت کی چنانچہ ابتدائی رسولی کلیسیا جو پنتکوست کے دن وجود پذیر ہوئی اس کے خصائص میں مختص یہی دکھائی دیتی ہے۔ "وہ سب رسولوں سے تعلیم پانے . . . . . . میں مشغول رہتے تھے" اعمال ۲: ۴۲۔ پولس رسول اپنے خطوط بنام تمطاوس و طیطس میں خاص اسی پر زور دیتا ہے۔

قدیم مسیحی کلیسیا بھی اسی پر زور دیتی تھی۔ جگہ کی





تلمت منفصل بیان کی مانع ہے۔ آجکل زمانہ حال میں اندال توجہ اسی پر ہے ہماری دیہاتی جماعتیں خاص طور پر اس کی حاجتمند ہیں تعلیم مسیحی کلیسیا کا خیر مقدم ہے۔

کیا تعلیم دی جائے؟

اس کے جواب میں بہت کچھ کہنے کی جگہ ہے لیکن وقت کی کمی اور تجربہ کی کوتاہی مقتضی طوالت نہیں قطع نظر ان جوابوں کے جو اس سوال پر دیئے جاسکتے ہیں فقط دیہاتی مسیحیوں کی ضرورت تعلیم اور تعلیم کی نیچر پر کچھ عرض کرونگا۔ دیہاتی مسیحیوں کی ضرورتوں کو فراموش یا نظر انداز کرنے سے ان کی تعلیم کا مقصد نامکمل رہیگا۔ طول بیانی کے اندیشہ اور اصل مدعا سے بہک جانے کے خوف اور ناظرین کی طبیعتوں کو گرانبار کرنے کے ڈر سے صرف چند امور عملی پر اکتفا کرونگا۔

(۱) پاک کلام کی تعلیم دینا۔ ہماری دیہاتی جماعتوں کی حالت نوزاد بچہ کی حالت ہے جس نے ابھی ابھی دنیا میں آنکھ کھولی اور کرۂ ہوا میں پہلا سانس لیا ہے۔ جو سامان فطرت نے آج کے پیدا شدہ بچے کے لئے مہیا کئے ہیں وہی انہیں بھی درکار ہیں بچہ کی بقاے حیات اور نمو کے لئے غذا دودھ رکھی گئی ہے ہمارے ان نوزاد کمزور بھائیوں کیلئے بھی کلام کا خالص دودھ چاہئے کلام کی سخت اور کڑی ہڈیاں ان کی ضرورت کے موافق نہیں کیا ہمارے یہ بھائی کرنتس کی کلیسیا کی مانند نہیں جنکو پولس رسول کہتا ہیں نے تمہیں گوشت نہیں کھلایا بلکہ دودھ پلایا (۱ کرنتی ۳: ۲) یہ وہ کلام ہے جو زندہ اور موثر کرنیوالا اور ہر ایک دودھاری تلوار سے تیز تر ہے۔ عبرانی ۴: ۱۲ ۔ باقی آئندہ

عاشقان اسم اعظم کا ورد۔

الحق یسوع

جب تک ہو دم میں دم یسوع ورد زباں ہو
حرکت میں دل کی نام یسوع کا عیاں رہے
دوران خون میں سب یسوع ہی کا دور ہو
رگ و بدن میں بس یسوع روح رواں ہو

(ازنام یوں)

انتخاب اخبارات

دنیا میں سب سے بڑا پھول (اکیا ہے)

قیاس میں یہ بات آسکتی ہے کہ گاڑی کے ایک پہیہ برابر کوئی پھول ہو سکتا ہے جزیرہ منڈ ناؤ میں جو جزائر فلپائن میں ہے ایک ایسا پھول پایا گیا ہے۔ سیاح پیرگ کے پہاڑوں پر سمندر کی سطح سے دو ہزار پانچسو فٹ کی بلندی پر پھر رہے تھے جبکہ انہوں نے بڑی گوبھی کے برابر شگوفے دیکھے اور بڑے متحیر ہوکر اس کی تلاش میں آگے بڑھے اور انہوں نے فوراً پورے پھول کو دیکھا جس کی پانچ پنکھڑیاں تھیں اور قطر میں تین فٹ تھا۔ یہ زمین پر پھیلنے والی بیل سے لگا ہوا تھا اودھر کے باشندے اس کو بوبو کہتے ہیں۔ اس کا تر و تازہ رکھنا ناممکن تھا پس انہوں نے اس کا فوٹو لے لیا اور اس کے پتوں کو رکھ دیا پھول کا وزن اٹکل سے بائیس پونڈ اندازہ کیا گیا۔ پیچھے معلوم ہوا کہ یہ پھول رفلیشیا کی قسم کا ہے جو کہ پہلے سماٹرا میں پایا گیا تھا۔ جو سر سٹیمفرڈ رفلس نے معلوم کیا تھا اس نئے پھول کا نام رفلیشیا سکینڈر برگیا ہوا۔ ڈاکٹر سکینڈر برگ کے نام پر جس نے اس کو معلوم کیا

ناوگاؤں میں میڈیکل مشن کا کام

ملک بنگال کے مشرقی حصہ میں انگلش پریسبیٹرین میڈیکل مشن کا کام جاری ہے جس کی رپورٹ ہمارے پاس سال گذشتہ کی کارروائی کی نسبت آئی ہے۔

اس مشن کا کام صرف تین اسٹیشنوں یعنے راج شاہی، رامپور بولیا اور ناوگاؤں میں ہوا ہے جو بنگال کا مشرقی حصہ ہے اور اب چھٹے شہر میں جس کی خاص پوسٹ تبلیغ ہوئی ہے بخوبی کام چل رہا ہے۔

اس شفاخانے میں مردوں اور عورتوں دونوں کا علاج ہوتا ہے اور دونوں کے لئے الگ الگ وارڈ بنے ہوئے ہیں سال بھر میں شہر میں ۵۵۹۵ آدمیوں کا علاج ہوا اور دورے میں ۹۹۷ آدمیوں کا علاج کیا گیا اور پانچ ڈسپنسری میں جو مقام اترائی میں ہے ۴۳۰۲ آدمیوں کا علاج ہوا کل شمار ۱۱۳۳۵ آدمیوں کا ہوا۔ جنکا علاج کیا گیا۔ روز مرہ مریضوں کو کلام سنایا گیا اور بہت بیماروں نے انجیل اور گیت کی کتابیں خریدیں۔ دورے کے وقت ۱۰۰ انجیلیں فروخت کی گئیں محمدیوں میں سے کئی متلاشی بھی نکلے ہیں آخر میں اس میڈیکل مشن کی طرف سے فروتنی سے التجا کر کے مدد کے لئے درخواست ہے کہ جو کوئی چاہے اس نیک کام میں مدد دے۔

سلطنت ٹرکی کا انقلاب (تازہ خبر جو ٹرکی کی بداخلی کی)

نسبت پہونچی ہے یہ ہے کہ سلطان عبد الحمید تخت سے اتار دیے گئے اور ان کی جگہ ایک نیا رشید آفندی تخت پر بٹھایا جائیگا۔ بعد کی خبر ہے کہ ۱۰۱ توپوں کی سلامی سے نیا بادشاہ تخت نشین کیا گیا۔ اور اگلے دن اس کی تاج پوشی کی رسم ادا کی جائیگی۔ افواہ ہے کہ عبد الحمید باسفورس سے عبور کر گیا ہے اور اس کی حرمیں فستاں محلوں میں بھیجی گئی ہیں

بارہ مولا کشمیر کا حادثہ (ایک بہت افسوسناک حادثہ مقام)

بارہ مولا دریا جہلم پر واقعہ ہوا جہاں کہ ہملایا نامے ایک انجنیئر ایک ڈریج دریا میں سے ریت اور پتھر نکالنے کا کام کرتا تھا۔ اتفاقاً بارہ مولا کے پل پر لایا گیا تھا تاکہ وہاں یہ کام

کرے۔ بہت آدمی اس کو دیکھنے کے لئے آگئے تھے کہ دفعتاً پل کے دو حصے بیٹھ گئے جس سے ۔سو یا ہم آدمی دریا میں جا گرے۔ خوش قسمتی سے اس وقت کئی کشتیاں موجود تھیں جن کے وسیلے سے کچھ آدمی بچ گئے اور کئی ایک پل کے ملبا کیساتھ بچ گئے چونکہ دریا جہلم وہاں زور پر ہے ۷۰ آدمی بارہ مولا کے گم معلوم ہوئے اور یقین کیا جاتا ہے کہ بہت سے وہاں بھی گم ہوئے ہیں مگر کسی لاش کا پتہ بھی نہیں لگا۔ پل کی عارضی درستی ہو گئی ہے۔

ایک معمّر لیڈی

ڈوشیولی پاما کے ایک شہر میں مسز کرسچین بیوس نام کی ایک لیڈی رہتی ہے کہ جس کا نواسی واں جنم دن تھوڑے دن ہوئے کہ منایا گیا ہے اس لیڈی کو تیس برس سے گٹھیا کی بیماری ہو رہی ہے جس کے سبب سے وہ نہ بیٹھ سکتی ہے نہ کھڑی ہو سکتی ہے صرف ایک آرام چوکی پر بیٹھی رہتی ہے باوجود بیماری کی ایسی تکلیف کے اس کی خوش مزاجی اور زندہ دلی جاتی نہیں رہی بلکہ وہ گھر کی رونق سمجھی جاتی ہے۔ بغیر عینک لگانے کے وہ پڑھ سکتی ہے اور ہر بات میں حصہ لیتی ہے۔ اس لیڈی کا خاندان بہت بڑا ہے اس کے چار بیٹے اور ۱۰ پوتے اور ۲۰ پڑپوتے ہیں۔

ایک لٹکنے والا پل

شہر نیویارک کو نیوجرسی سے ملانے کے لئے دنیا میں سب سے بڑا لٹکنے والا پل بنانے کی منظوری ہو چکی ہے۔ جو دریا ہڈسن پر بنیگا۔ یہ پل ۔۔ ۴۰ ہ فٹ لمبا ہوگا اس پر قریب ۔۔۔۔۔ ہم پونڈ خرچ ہوگا جس کے بنانے کے لئے روز مرہ ۔۔۔۔۔ ۵ آدمی کام کرینگے۔ پانچ فولاد کی بڑی زنجیریں ۲۳۰ فٹ اونچے دو پل پایوں سے جو آدھے پتھر کے اور آدھے فولاد کے ہونگے۔ باندھی جاوینگی۔ اور یہ ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۰ ٹن وزن کا بوجھ اٹھا سکیں اور ہر ایک زنجیر جو ۔۔۔ ۳م ٹن کا بوجھ سہارنے کے لائق ہوگی دائرے میں دو فیٹ ہوگی اور اس میں کئی کروڑ تار ہونگی جو ساتھ رہینگی گرسیاتھ بٹی ہوئی نہ ہونگی اس کا تمام خرچ نیویارک اور نیو جرسی کی ریاستیں اٹھاوینگی۔

شیر کا حملہ

ایلکوٹنڈیا سے ایک گورا سپاہی جو دو ساتھیوں کے ہمراہ وکٹوریا گارڈن بمبئی میں تو در کے روز سیر کے واسطے گیا اور جانوروں کو دیکھتے دیکھتے ایک شیر کے مکان پر اُس کو چھڑی سے دق کرنے لگا۔ شیر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُس کو سیخوں کے بیچ کھینچ لیا۔ اس کے دہنے ہاتھ کو بہت ضرب پہونچی ہے اور اُس کے بدن پر بھی بہت زخم آئے ہیں پر وہ شیر کے چنگل سے اس کے دوستوں اور دوسرے تماش بینوں کی مدد سے بچایا گیا اور شفاخانہ میں پہونچایا گیا۔

بنگال کے لفٹنٹ گورنر

واقعہ ملک امریکہ نیویارک میں

میمبرنگ تھیئٹر کے موقع پر مین مشنری مود میٹ ایک میٹنگ میں ۲۸ مارچ کو سر اینڈریو فریزر لیفٹنٹ گورنر بنگال نے ایڈریس دیا جس میں انہوں نے اپنے تجربے کا بیان کیا جو اُن کو ملک ہند میں رہنے سے ہوا تھا۔ اور انہوں نے وہائٹ ہوس میں مشنری معاملات کی نسبت اور اس کام کی نسبت جو اس ملک کی طرف سے ملک ہندوستان میں ہوتا ہے پریزیڈنٹ کیساتھ گفتگو کی۔ وہ ملک کناڈا میں جانے والے ہیں جہاں وہ کناڈین نیشنل مشنری کانگریس میں جو ٹورنٹو میں ہونے والی ہے شریک ہونگے۔ شہر نیویارک میں سر اینڈریو فریزر مسٹر ولیم جے۔ شیفلن کے یہاں مہمان تھے۔

آرمینیوں کا قتل

ادھر پایہ تخت ٹرکی میں یہ کیفیت ہے دوسری طرف ایشیائے کوچک میں ترکوں نے آرمینیوں کو قتل کر دینا شروع کر دیا ہے دو مسلمان مارے گئے تھے۔ اس پر آرمینیوں کا قتل عام ہونے لگا۔ ۲۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ عیسائی باشندے اپنی حفاظت کے لئے اپیل کر رہے ہیں۔ برٹش سفارتگاہ کا ایک ترجمان اور جرمن سفارتگاہ کا ایک ترجمان مجروح ہے۔ تعداد ریلوے کے جرمن انجینیوں نے اپنے سفیر کو لکھا ہے کہ ہماری حفاظت کا بندوبست کرو۔ وزیر اعظم نے حکم دیا ہے کہ ان کی حفاظت کی جائے۔ مالٹا میں برٹش جہاز روانگی کے لئے تیار ہیں۔ اوڈنہ کی تازہ خبر ہے کہ صدہا آدمی قتل ہوئے اور بہت سے بے خانماں ہو گئے۔ برٹش نائب کونسل مسٹر ڈوٹی وائیلی مسلمانوں اور آرمینیوں کے درمیان عارضی صلح کرانیکی کوشش میں ایک ہاتھ ٹوٹ گیا ہے مسلمان صلح اوڈنہ سے ٹارسس کو گئے ہیں ایک جرمن جہاز کو مرسینا جانیکا حکم ہوا ہے [illegible] جو مسٹر چال یونس کو روانہ ہوئے ہیں مگر [illegible] یہ خبر آئی ہے کہ وہاں سخت بدامنی ہے اور ایک جنگی جہاز طلب کیا ہے۔ ٹارسس کے عیسائیوں پر مسلمانوں نے حملہ کیا اور شہر کا ایک حصہ پھونک دیا۔ ایک برٹش جنگی جہاز مرسینا کو بھیجا ہے اوڈنہ میں دو امریکن پادری مارے گئے۔ تین فرنچ جنگی جہاز مرسینا کو جا رہے ہیں جہاں حالت بہت نازک ہے پردیسی لوگ اور عیسائی سفارتگاہوں میں پناہ گزیں ہیں۔

ہوائی کمپنی

حال میں ایک ہوائی کمپنی امریکا میں قائم ہوئی ہے جس کا سرمایہ بہت بڑا ہے یہ کمپنی ہوائی جہاز تیار کروا رہی ہے جس میں وہ مسافروں اور مال و اسباب کو نیویارک سے سینٹ لوئس تک لیجاویگی۔ نیویارک و سینٹ لوئس کے درمیان ایک ہزار میل سے زیادہ فاصلہ ہے۔ ان غباروں میں مسافروں کے آرام کے لئے ہر قسم کا سامان مہیا کیا جاویگا۔ اور یہ بات غبارچیوں کے اختیار میں ہوگی کہ وہ جہاں چاہیں غباروں کو اتاریں اور



جہاں چاہیں اُن کو بے تکلف لے جاویں۔ اس قسم کے غبارے مسٹر ٹیش نے ایجاد کئے ہیں۔ جو امریکا کا بڑا مشہور غبارہ ساز ہے اس کا دعویٰ ہے کہ ان غباروں میں کوئی نقص نہیں ہے نہ آندھی اور ہوا کے مخالف جھونکوں سے ان کی باقاعدہ رفتار میں فرق آسکتا ہے اور نہ دھوپ اور بارش سے کوئی نقصان مسافروں کو پہونچ سکتا ہے۔ آرمی نیوز

بمبئی میں کارخانجات پارچہ

بمبئی مل اونرس ایسوسی ایشن کا جلسہ پچھلے ہفتے میں منعقد ہوا چیرمین صاحب کی رپورٹ کے پڑھنے سے ہم کو یہ خوشی ہوئی کہ پارچہ سازی کا کاروبار خاطر خواہ طریقے سے فروغ پا رہا ہے سنہ ۱۹۰۸ء ۲۲۵ کارخانے سوت بننے اور کپڑا بنانے کے احاطہ بمبئی میں جاری تھے۔ اس میں ۶ لاکھ تکلے سوت بنانے کے معہ ہزار کرگھے دخانی قوت سے کپڑا بنانے کے جاری ہیں یہ کارخانے مشترکہ سرمایہ سے جاری ہیں ان میں ۱۰ کروڑ روپیہ حصہ داران کا لگا ہوا ہے علاوہ اس کے بنکوں کا روپیہ بھی کارخانوں میں لگا ہوا ہے کل تیس کروڑ ان کارخانوں میں لگا ہوا ہے۔ ڈھائی لاکھ مزدوران کارخانوں کی بدولت معاش حاصل کرتے ہیں۔ گذشتہ ۱۵ سال کے اندر پچاس فیصدی کارخانوں میں اضافہ ہوا ہے باریک کپڑا بھی بننے لگا۔ کپڑے پر کلپ چڑھانے اور رنگ دینے کا بھی کام ہونے لگا۔ چھینٹ کی چھپائی کا کام بھی چل نکلا ہے اس وقت ہر ایک امید بمبئی کے کارخانہ داروں کو ہے کہ وہ عنقریب ہر ایک خلاخ میں مقابلہ کر سکیں گے بمبئی کے کارخانوں پر ممکن ہے کہ مانچسٹر اور لنکاشائر کی رقابت کا اثر ہو۔ مگر اب چونکہ کارخانہ داران بمبئی کو معلوم ہوا ہے کہ سودیشی تحریک نے واقعی اثر کیا ہے اور اس کی پوری امید ہے کہ برابر قیمت پر اگر مال مل سکا تو لوگ بمبئی کا مال خریدیں گے بمقابلہ ولائتی مال کے زیادہ پسند کریں گے لہذا بمبئی مل اونرس ... جس نے یہ تحریک منظور نہیں کی ہے کہ اپنے کارخانے کم وقت میں چلائیں بمبئی والوں کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ارزاں مال فروخت کریں تاکہ ... سوداگروں کو مقابلے کی ہمت نہ پڑے اور ان کو بھی جاپان وغیرہ کے بازاروں میں مقابلہ کی صورت باقی نہ رہے۔ بمبئی ایسوسی ایشن کے ممبران خود بھی واقف کار اور محب سودیشی تحریک ہیں وہ کوشش کرینگے کہ ہندوستان کے بازار میں جس قسم کا مال وہ پیدا کر سکتے ہیں غیر ممالک سے وہ نہ آنا پاوے۔ اس سے ان کی ہمت بڑھیگی۔ اور سرمایہ دار کو بھی سرمایہ لگانے کی جرات ہوگی۔ ہندوستانی

اجین کا میلہ

ہر دوار۔ الہ آباد و ناسک کی طرح سنگت کا بڑا بھاری میلہ اوجین میں بھی کیا جاتا ہے اس کا ہجوم ایک مہینے تک رہتا ہے۔ یہ میلہ بارہ برس کے بعد لگتا ہے ہزاروں لاکھوں سادھو سنیاسیوں۔ بیراگیوں کے ڈیرے آتے ہیں ان کیساتھ طلائی ... و سامان کے ہاتھی گھوڑے اونٹ دیکھکر حیرت ہوتی ہے سری حضور مہاراج صاحب گوالیار نے اس ہجوم کے آرام کے لئے دو لاکھ روپیہ خزانے سے عطا کیا۔ ... بہم صورت ہیں۔ تمام ہجوم کے میدان وسیع ہیں ... کو برقی روشنی ہوتی ہے پانی کے نلکے جگہ جگہ لگ رہے ہیں ... پندرہ ہزار سادھوؤں کو ہر روز ریاست کے ... سے پوری کچوری مٹھائی حلوہ کے بھوجن ... فیاضی سے تقسیم کئے جاتے ہیں کئی سادھوؤں ... پر بھی عظیم سواریت جاری ہیں۔ اس نظارہ کو دیکھ کر حیرت گم ہوتی ہے۔

ایک آریہ کا ... ہونا

۵ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء کو بروز جمعہ بابندہ میں ایک لائق ... پرجوش آریہ مناظر نے دین اسلام کی صداقت کو مان لیا اور اپنے مسلمان ہونیکا اعلان کیا انہوں نے کئی کتابیں اسلام کی تردید میں لکھی ہیں جن کو آریہ سماج کے افراد خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو ابتک مسلمان اس لائق نو مسلم بھائی کو مدعو کر کے ان کے بیان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں........ مگر ایسے دو ایک اصحاب پہلے مسلمانوں کو دام میں پھنسا کر ... بھی گئے ہیں اس لئے اس میں احتیاط اور تجربہ کا پہلو اختیار کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے ہم بدگمانی سے دور ہیں۔ مگر ہمیں خوشی اسوقت محسوس کرینگے جبکہ ہمارے دینی بھائی صادق الاسلام ثابت ہوں۔ (نور الاسلام)

تجارتی اولوالعزمی

بمبئی کے کروڑپتی سیٹھ مسٹر ٹاٹا صاحب کی طرف سے قریب تین کروڑ روپیہ کے سرمایہ مشترکہ سے ایک عظیم کمپنی ہندوستان میں قایم کر رہے ہیں جو اپنی وضع میں پہلی ہوگی اور جس میں لوہا ڈھالنے اور فولاد بنانے کا نہایت مفید اور قیمتی کاروبار جاری کرینگے۔ اس کی خبر بہت عرصے سے معلوم ہے یہ بھی معلوم ہے کہ اس کارخانے کیلئے اراضی خرید کی گئی ہے عمارتیں بنانے کا کام جاری ہے یورپ اور امریکہ سے خاص ماہرین منگوائے گئے ہیں اور یہ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کارخانے کی ہمدردی کا وعدہ دیا ہے اور نیز یقین دلایا ہے کہ اس کے کام کی سرپرستی کی جائے گی اب جبکہ بڑی کوشش اور محنت کے بعد اس کام کے تمام ابتدائی مرحلے طے کئے گئے ہیں سنتے ہیں کہ بعض یورپین اولوالعزموں نے بھی اس کمپنی کی رقابت کے لئے ایک کارخانہ جاری کرنے پر کمر ہمت چست کی ہے اور کئی کروڑ روپیہ کا سرمایہ ہاتھوں ہاتھ بہم پہونچایا گیا ہے ... کے مشہور ساہوکاروں نے رقیب کمپنی قایم کرنے کی ٹھہانی ہے۔ اور انگلستان کے مشہور کروڑپتی مسٹر کارنیگی نے بھی اس کمپنی میں شراکت اختیار کی ہے۔ ایک

طرح خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کے ایسے عظیم ملک میں اس قسم کے دو کارخانے بہت سہولیت سے چل سکتے ہیں لیکن جائے غور ہے کہ یورپین سرمایہ دار ہیں جہاں منافع کی کچھ صورت پاتے ہیں وہیں اولوالعزمی کی چستی اور چالاکی یورپین مالداروں کی فارغ البالی کا راز ہے ۔ آرمی نیوز

گلدستہ اخبار

کلکتہ میدان کی روشنی کے لئے گورنمنٹ بنگال نے جنرل اختر لونی کی یادگاری عمارت پر تیز روشنی لگانی منظور کی ہے کیونکہ میدان میں حال میں قتل کی کئی وارداتیں ہو چکی ہیں

۱۱ اپریل کو راجپوتانہ کے کئی مقامات پر زلزلہ محسوس ہوا

گورنمنٹ مدراس نے مدراس کے قریب جدید انجینیرنگ کالج کے لئے ۱۶۰ ایکڑ اراضی انتخاب کی ہے۔

مہاراشٹر جہاز کے دو ٹکڑے ہو گئے اور خیال ہے کہ پینتالیس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا انجینیر نے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کر لی۔

مسٹر ونسٹن چرچل دعوی کرتے ہیں کہ انگریزی جہازوں کا شمار کسی دو سلطنتوں کے جہازوں سے زیادہ ہے توپوں کا بھی یہی حال ہے اور کسی طور کا خطرہ نہیں چونکہ انگلینڈ ہمیشہ تیار ہے۔

ایک نیا اخبار بنام انگلو انڈین ریپائر شروع ہوا ہے اس غرض سے کہ ان انگریز اور دیگر لوگوں کے حقوق کی نگرانی کرے جو ہندوستان میں بس گئے ہیں اور انڈیا۔ برما اور دیگر جگہوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آسٹریلیا میں بہت بھاری طوفان آیا یہاں تک کہ کئی ایک جہاز ہلاک ہوئے اور بہت سی عمارتیں مسمار ہو گئیں۔

اجمیر میں مجسٹریٹ صاحب نے گارڈ اے ایچ

والرس کو ایک ماہ قید اور تین سو روپیہ جرمانہ کیا وہ اثر نے کوشش کی تھی کہ کسی شریف زادی کیساتھ بے ادبی کرے جبکہ ریل گاڑی چل رہی تھی۔

رسید زر

بابو برشا عیسائی	۱۹۰۹ء	[illegible]
پادری ایل شا اسمتھ	"	[illegible]
مسٹر جے بی لیمبرٹ	"	[illegible]
ڈاکٹر ایم جیمس	"	[illegible]
میسرز شنکرداس اینڈ کو اشتہار		[illegible]
مسٹر کرن سنگھ	۱۹۰۹ء	[illegible]
پرنسپل میموریل سکول	"	[illegible]
پادری ایس۔ ایس آلنٹ	اشتہار	[illegible]
پادری پی سی رچل واسطہ انڈریاس	۱۹۰۹ء	[illegible]
مسٹر جے گرفین	"	[illegible]
پادری سی۔ ایم گف	اشتہار	[illegible]
پادری ٹی۔ ایل نیل	"	[illegible]
مسٹر جے سی رو	۱۹۰۹ء	[illegible]
پادری اے۔ ای ٹو ے تھاپا		[illegible]
" جے۔ اے الگزنڈر	اشتہار	[illegible]
مس سی آر کلارک	"	[illegible]
منیجر فرینڈز مشن	۱۹۰۹ء	[illegible]
مسٹر بی سی فسک	"	[illegible]
پادری ایچ جے سمتھ	اشتہار	[illegible]
مسٹر وحید الدین	۱۹۰۹ء	[illegible]
"	اشتہار	[illegible]
پادری ایچ۔ ایس۔ رابسن	۱۹۰۹ء	[illegible]
مسٹر بی۔ جیکب	"	[illegible]
مسٹر ڈبلیو چھوٹی لعل	"	[illegible]

لاکھہ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف ہم خرچ بات ہی کیا ہی۔ دیکھو گری کا ایام آیا اور ساتھ ہی جگہ بجگہ سیضہ ہونا بھی ناممکن ہی اس لئے وقت پر کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھئے یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ اصل

عرق کافور ہی جس سے تمام ہندوستان نے لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضے کا اکسیر علاج ہی سنہ ۱۹۰۰ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکیٹ اس کے موجود ہیں منگاکر دل بھر لیجئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۴؍ ڈاک محصول ایک سے ۲ شیشی تک ۵؍ امتحاناً بلا

قیمت دیا جاتا ہی۔ ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اسکا نمونہ کو منگایا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجے اور اسی خط میں اس خواندہ اور رئیسوں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجیے پتہ مقام ڈاک خانہ ضلع لکھئے گا۔ المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفت انعام۔ نور افشاں کے ہر ایک ایسے خریدار کو جو اپنی پیشگی قیمت کے علاوہ ایک نئے خریدار کی پیشگی قیمت ہمارے پاس بھیجیگے تو گنجینۂ اسلام۔ یا ستیارتھ پرکاش درپن یا موازنۂ مذاہب میں کوئی ایک جلد مفت انعام دینگے۔ منیجر نور افشاں۔

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفہ پا سکتے ہیں اور بیس برس میں اس فنڈ نے ۸ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھہ روپے سود کے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۰ ہزار نقد موجود ہے

ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر بے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے سکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول للعہ مع محصول عہ قیمت ۔ کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے سکول کے پرچوں کے متعلق سٹرپی واڈیلی منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام اڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

اڈیٹر پادری فرینک ایشکرافٹ ایم اے راجپوتانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہی اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مسیحی کو اسکا خریدار ہونا چاہیے ہر مہینہ ہمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے قیمت عہ سالانہ مع محصول ڈاک۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱۲
ہندوستان پنجاب " " " ۸؍
غیر ملک سے " " ۶؍
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	عہ	ے
چوتھائی کالم	عہ	ے	ع۵
نصف کالم	ے	ع۵	لعہ۵
پورا کالم	ع۵	لعہ۵	س۵
پورا صفحہ	س۵	س۵	لعہ۵

ایک دفعہ کیلئے فی سطر ہر مابعد کیلئے فی سطر ایک آنہ کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سی بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانۂ متعلقہ سکول نواں چن رکشا گرد و کونول؛ کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز۔ کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار رہتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ۱۲۵ تک۔

گرو کونول فی لعہ

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم ۔ دھند جالا پڑوال ۔ غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سے فائدہ اٹھاویں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیری ماشہ میں سو روپیہ مصری ۲ تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی اور جعلی میرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر
شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جس کی آنکھیں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کر کے مایوس ہو چکا تھا ۔ براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے ۔

راقم مہاراجہ چھتر دھیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست ٹکوہی گورکھپور

۲۔ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہو اور میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر میرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اسقدر تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا ۔ پانی آنے دھند خارش ۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ دیکر ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے غور سے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھاویں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں ۔

راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور

۳۔ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ میرہ فیروزی تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھند کے لئے نہایت ہی مفید ہے اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا اُن کی نسبت بعد کو لکھونگا ۔

راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ وائیڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ ۔

۴۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکے یہاں سے سفید میرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی ۔ آپ کا سرمہ جالا اور دھند چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس سے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے ۔

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست مجھگوان اودھ

۵۔ جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپ کا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اس لئے اور ایک تولہ سفید میرے کے سرمہ کی ضرورت ہے بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرماویں ۔

راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ وبا واسیو علاقہ حیدرآباد دکن ۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریباً تیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب جنیک میں اسی مطلب کے لئے طرح ۱۹۰۹ء سے جمع کیا گیا ہے ۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں زیر اہتمام … برادرز چھپا اور شائع ہوا